## سوال

(1)امورِ شریعت میں سستی اور کاہلی سے بچنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض اسلامی معاشرے میں بہت سی خلاف ورزیاں پائی جاتی ہیں،جن میں سے بعض کا تعلق توقبروں سے ہے،اور بعض کا تعلق حلف،قسم اورنذروغیرہ سے ہے،اورچونکہ ان میں سے بعض شرک اکبر کے قبیل سے ہوتی ہیں جن کے کرنے سے انسان دین سے خارج ہوجاتا ہے'اور بعض اس سے ہلکی ہوتی ہیں،اس لیے ان کے احکام بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتے ہیں،اس لیے بہتر ہوگا کہ آپ ان لوگوں کے لیے مذکورہ مسائل کے احکام تفصیل سے بیان کردیں،اورعام مسلمانوں کو بھی ان امور میں سستی وکاہلی برتنے سے منع کرتے ہوئے نصیحت فرمادیں؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بہت سے لوگوں کواس بات کی تمیز ہی نہیں ہوپاتی کہ قبروں کے پاس کیا کیا چیزیں مشروع ہیں،اورکون کون سے کام شرک اوربدعت ہیں،جبکہ بہت سے لوگ جہالت اوراندھی تقلید کے سبب بعض اوقات شرک اکبر میں مبتلا ہوجاتے ہیں،ایسی صورت میں ہرجگہ کے علماء پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کے لیے دین کو واضح کریں،توحیداور شرک کی حقیقت ان سے بیان کریں،اورساتھ ہی ساتھ وہ انہیں شرک کے اسباب ووسائل نیزان کے اندر پھیلی ہوئی نوع بنوع بدعتوں سے آگاہ کریں،تاکہ وہ ان سے اجتناب کرسکیں،اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَإِذ أَخَذَ اللَّهُ ميثـٰقَ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنّاسِ وَلا تَكتُمونَهُ ... ١٨٧ ... سورة آل عمران

''اور(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!وہ وقت یادکرو)جب اللہ تعالی نے کتاب والوں سے عہدلیاکہ تم اس کتاب کو(جو تمھیں دی گئی ہے)لوگوں سے(صاف صاف)بیان کردینا اوراسے چھپانا نہیں۔''

ایک دوسری جگہ ارشادفرمایا:

إِنَّ الَّذينَ يَكتُمونَ ما أَنزَلنا مِنَ البَيِّنـٰتِ وَالهُدىٰ مِن بَعدِ ما بَيَّنّـٰهُ لِلنّاسِ فِى الكِتـٰبِ أُولـٰئِكَ يَلعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلعَنُهُمُ اللّـٰعِنونَ ١٥٩ إِلَّا الَّذينَ تابوا وَأَصلَحوا وَبَيَّنوا فَأُولـٰئِكَ أَتوبُ عَلَيهِم وَأَنَا التَّوّابُ الرَّحيمُ ١٦٠ ... سورة البقرة

''جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اورہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کرچکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے (159) مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں، تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہوں''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو کسی بھلے کام کی رہنمائی کرے گا تو اسے بھی اس کام کے کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔'' (صحیح مسلم)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو راہ ہدایت کی دعوت دے گا تو اسے بھی اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر اجر ملے گا، اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کرے گا، اور جو راہ ضلالت کی طرف بلائے گا تو اس کے اوپر بھی اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا، اور یہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ کرے گا۔'' (صحیح مسلم)

نیز صحیحین میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی صحیح سمجھ عطا کردیتا ہے۔''

علم کی نشر واشاعت اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلانے، نیز علم کو چھپانے یا اس سے بے رخی برتنے سے دور رہنے کے سلسلہ میں اور بھی بہت ساری آیات واحادیث وارد ہیں۔

البتہ قبروں کے پاس جو طرح طرح کے شرک وبدعات اکثر ملکوں میں کئے جاتے ہیں تو یہ چیز بالکل عیاں ہیں، اس پر خصوصی توجہ دے کر لوگوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کرنا اور اس کے انجام سے ڈرانا چاہیے، مثلاً مردوں کو پکارنا، ان سے فریاد کرنا، اور بیماروں کے لیے شفا اور دشمنوں پر فتح وغیرہ کا سوال کرنا، یہ سارے کام شرک اکبر ہیں جو زمانہ جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَٰأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۲۱ ... سورة البقرة

''اے لوگو! اپنے پروردگار کی بندگی کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا، تاکہ تم پرہیزگار ہوجاؤ۔''

اور فرمایا:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۵٦ ... سورة الذاريات

''اور میں نے جن اور انسان کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔''

اور فرمایا:

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۲۳ ... سورة الإسراء

''اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا۔''

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَوٰةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ ... سورة البينة

''انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔''

اس معنیٰ کی اور بھی بہت سی آیتیں موجود ہیں۔

جس عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان کو پیدا کیا اور جس کا انھیں حکم دیا وہ یہی توحید عبادت ہے، یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، نذر اور ان کے علاوہ ہر طرح کی عبادت واطاعت کو اللہ کے لیے خاص کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ ... سورة الانعام

''آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے (162) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔''

مذکورہ آیت میں "نسک" سے مراد عبادت ہے، اور قربانی بھی عبادت کی ایک قسم ہے۔

اور فرمایا:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾ ... سورة الكوثر

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے (1) پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر (2) یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے۔ (3)''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لیے قربانی کی" (صحیح مسلم بروایت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾ ... سورة الجن

''اور مسجدیں اللہ ہی (کی عبادت) کے لیے ہیں، تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔''

اور فرمایا:

وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾ ... سورة المؤمنون

''جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔''

اور فرمایا :

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ ... سورة الفاطر

''یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے ۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں (13) اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر ( بالفرض ) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے ، بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے ۔ آپ کو کوئی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا ۔''

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کے لیے نماز پڑھنا اور قربانی کرنا، نیز مردوں ، بتوں، درختوں پتھروں کو پکارنا یہ سب اللہ کے ساتھ شرک اور کفر کرنا ہے، اور اللہ کے سوا جن جن چیزوں کو پکارا جاتا ہے خواہ وہ نبی ہوں یا فرشتے، ولی ہوں یا جن، بت ہوں یا کچھ اور، انہیں پکارنے والوں کے نفع و نقصان کا کوئی اختیار نہیں، اور اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکارنا شرک اور کفر ہے، ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ اول تو یہ اپنے پکارنے والے کی پکار سن نہیں سکتے، اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو ان کا کچھ بنا نہیں سکتے۔

لہٰذا تمام مکلف جن اور انسان پر واجب ہے کہ وہ خود ایسے کاموں سے بچیں اور دوسروں کو بھی ان سے دور رہنے کی تاکید کریں، اور کھول کر بیان کر دیں کہ یہ سب کام باطل اور رسولوں کی لائی ہوئی توحید و اخلاص کی دعوت کے منافی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ ... سورة النحل

''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہوگئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟''

اور فرمایا :

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ ... سورة الأنبياء

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی پیغمبر بھیجے اس پر یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو میری ہی بندگی کرتے رہو۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے، انہیں شرک سے ڈراتے اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا مفہوم واضح کرتے رہے، تو کچھ لوگوں نے آپ کی دعوت قبول کی اور اکثر نے غرور و تکبر میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و فرمانبرداری کرنے سے انکار کر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں انصار اور مہاجرین کے درمیان اللہ، کی دعوت کو پھیلایا، اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور امراء اور بادشاہوں کے پاس خطوط لکھ کر ان کے سامنے اپنی دعوت اور لائی ہوئی شریعت کو واضح کیا، اور اس راہ میں پیش آنے والی تمام مصیبتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے صبر کیا، یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب ہوا اور لوگ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوئے، توحید کا بول بالا ہوا اور مکہ و مدینہ اور سارے جزیرہ عرب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کے ہاتھوں شرک کا خاتمہ ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوت دین کی ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین نے سنبھالی اور اس کے لیے مشرق و مغرب میں جہاد کا پرچم لہرایا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں دشمنوں پر غلبہ عطا کیا، روئے زمین پر ان کی سلطنت قائم ہوئی، اور اللہ کے وعدے کے مطابق اس کا دین تمام دینوں پر غالب ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

هُوَ الَّذى أَرسَلَ رَسولَهُ بِالهُدىٰ وَدينِ الحَقِّ لِيُظهِرَهُ عَلَى الدّينِ كُلِّهِ وَلَو كَرِهَ المُشرِكونَ ۝ ٩ ... سورة الصف

''وہ اللہ ہی ہے جس نے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں اور سچا دین دے کر اس لیے بھیجا کہ اس کو ہر دین پر غالب کر دے، گو مشرکوں کو بُرا لگے۔''

اسی طرح بدعت اور شرک کے اسباب ووسائل میں سے وہ تمام کام بھی ہیں جو قبروں کے پاس کیے جاتے ہیں، مثلاً قبروں کے پاس نماز پڑھنا، قرآن کی تلاوت کرنا اور ان کے اوپر مسجد اور قبے تعمیر کرنا، یہ سارے کام بدعت، خلاف شرع اور شرک اکبر کا ذریعہ ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔'' (متفق علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

نیز صحیح مسلم میں جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سنو! تم سے پہلے کے لوگ اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا کرتے تھے، خبردار! تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں اور اس مفہوم کی دیگر حدیثوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو واضح کردیا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا کرتے تھے، اور پھر آپ نے اپنی اُمت کو ان کی مشابہت اختیار کرکے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے، ان کے پاس نماز پڑھنے، یا قیام کرنے، یا قرآن کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ سارے کام شرک کے اسباب ووسائل میں سے ہیں، اور ایسے ہی قبروں پر عمارت اور قبے بنانا اور ان پر چادریں چڑھانا بھی شرک اور مردوں کے حق میں غلو کا سبب ہے، جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے نیز امت محمدیہ کے جاہل عوام نے کیا، یہاں تک کہ انہوں نے مردوں کی عبادت کی، ان کے لیے قربانی کی، ان سے فریاد کیا، ان کے لیے نذر مانی اور ان سے بیمار کے لیے شفا اور دشمنوں پر فتح وغلبہ کا سوال کیا، اور یہ ساری باتیں اس شخص سے مخفی نہیں جس نے حسین، بدوی، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اور ابن عربی وغیرہ کی قبروں پر ان سب خرافات کا مشاہدہ کیا ہو۔

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا گچ کرنے، ان پر بیٹھنے اور عمارت بنانے اور ان پر لکھنے سے منع فرمایا ہے، اور یہ ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ سارے کام شرک اکبر کا ذریعہ ہیں۔

لہذا تمام مسلمانوں پر خواہ حکومتیں ہوں یا افراد۔ واجب ہے کہ وہ شرک و بدعات سے دور رہیں اور جب انہیں دین کے کسی معاملے میں اشکال ہوجائے تو ان علماء سے دریافت کرلیں جو عقیدہ کی درستگی اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے میں مشہور ومعروف ہیں، تاکہ وہ علم و بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کرسکیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَسـَٔلوا أَهلَ الذِّكرِ إِن كُنتُم لا تَعلَمونَ ۝ ٧ ... سورة الأنبياء

''اگر تم نہ جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھ لو۔''

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص علم کی طلب میں کوئی رستہ چلے گا تو اللہ اس کے لیے اس کے بدلے جنت کا راستہ آسان کردے گا۔''

اور فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی صحیح سمجھ عطا کردیتا ہے۔''

اوریہ بات معلوم ہے کہ بندوں کی پیدائش بے مقصد نہیں، بلکہ انہیں ایک بڑی حکمت اور بہترین مقصد کےلیے پیدا کیا گیا ہے، اوروہ ہرچیز سے بے نیاز ہوکر صرف اللہ کی عبادت کرنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ٥٦ ... سورة الذاريات

''اور میں نے جن اور انسان کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں''

نیز یہ بات بھی مسلم ہے کہ اس عبادت کی جان کاری کتاب وسنت کے اندر غوروتدبر کرکے، اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جن عبادات کا حکم دیا ہے ان کی معرفت کرکے، اوراشکال کے وقت اہل علم سے دریافت کرکے ہی حاصل ہوگی، پس اس طریقہ سے اللہ کی عبادت کی معرفت حاصل کی جائے گی جس کےلیے اللہ نے بندوں کو پیدا کیا ہے، اور مشروع طریقہ پر اسے ادا کیا جائے گا، اوراللہ کی رضا وخوشنودی اوراس کے کرم سے سرفرازی نیزاس کے غیض وعقاب سے نجات کا یہی واحد راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے، انہیں دین کی سمجھ عطا کرے، نیک اور بہترین لوگوں کو ان کا حاکم بنائے، ان کے رہنماؤں کی اصلاح فرمائے، اوران کے علماء کو اپنی دعوت وتعلیم اور نصیحت وارشاد کی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق دے۔

شرک کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ غیر اللہ مثلاً نبیوں کی، کسی کے سر کی، کسی کی زندگی کی، اورامانت اوربزرگی کی قسم کھائی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جسے قسم کھانی ہی ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔'' (متفق علیہ)

''جس نے اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کیا'' اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اورفرمایا:

''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا'' اسے ابوداود رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اورفرمایا:

''جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں''

اورفرمایا:

''لوگو! تم اپنے ماں باپ کی اور شرکاء کی قسم نہ کھاؤ' اورجب اللہ کی قسم کھاؤ تو سچ بات ہی پر کھاؤ۔''

اس مفہوم کی اور بھی بہت ساری احادیث مروی ہیں۔

غیر اللہ کی قسم کھانا شرک اصغر ہے' لیکن اگراس قسم سے اللہ کی تعظیم کی طرح غیر اللہ کی تعظیم مقصود ہو' یا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے سوا وہ نفع اور نقصان کا مالک ہے' یا یہ کہ اس لائق ہے کہ اسے پکارا جائے یا اس سے فریاد کی جائے' تو یہ شرک اکبر تک پہنچا سکتا ہے۔ شرک اصغر ہی کے قسم سے درج ذیل جملے بھی ہیں:

''جو اللہ چاہے اورفلاں چاہے'' اور ''اگر اللہ اورفلاں نہ ہوتے'' اور ''یہ اللہ اورفلاں کی طرف سے ہے'' اس قسم کی تمام باتیں شرک اصغر ہیں' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے' بلکہ یہ کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر یوں کہا جائے : ''اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں نہ ہوتا'' یا ''یہ اللہ کی طرف سے پھر فلاں کی طرف سے ہے'' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے 'اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ شخص اس کام کے حصول کا سبب ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آپ سے عرض کیا :

''جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا : "تم نے تو مجھے اللہ کا شریک بنا دیا' بلکہ یوں کہو : جو صرف اللہ چاہے۔''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے : ''جو صرف اللہ چاہے'' تو یہی افضل ہے 'لیکن اگر ایسا کہہ دے ''جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے'' تو کوئی حرج نہیں 'اس طرح سے تمام حدیثوں اور دلیلوں میں تطبیق ہوجاتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

**صفحہ: 9**

**محدث فتویٰ**